سوال

مجھے پتہ چلا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت ایسے ہی ہے جیسا ان کی زندگی میں زیارت کی جائے ۔ تو اس لیے جب ہم مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرتے ہیں تو یہ حرام نہیں گردانتے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بات کریں جس طرح کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو ہم ان سے بات چیت کرتے ، اوران سے روز قیامت کے لیے شفاعت طلب کرتے ، لیکن اس کا قلق ہے کہ کہیں یہ شرک ہی نہ ہو؟

جواب

الحمد للہ

دار قطنی (278/2) نے حاطب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس نے میری موت کے بعد زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی ہو ۔ الحدیث ۔

تو اس حدیث پر اکثر علماء نے باطل ہونے کا حکم لگایا ہے اور یہ کہ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی نہیں ۔

اس حدیث کے ایک راوی ھارون بن ابی قزعۃ کے متعلق امام ذہبی رحمہ اللہ تعالی نے لسان المیزان (285/4) میں ترجمہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

ھارون بن ابی قزعۃ المدنی عن رجل ، عن زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ کہ ھارون بن ابو قزعہ مدنی ایک شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت میں بیان کرتا ہے ۔

امام بخاری رحمہ اللہ الباری کہتے ہیں کہ لا یتابع علیہ ۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ازدی کا قول ہے : ھارون بن ابی قزعۃ آل حاطب میں سے ایک آدمی سے مرسل روایات بیان کرتا ہے ۔

تو میں (حافظ ابن حجر) کہتا ہوں تو اس سے یہ متعین ہو گیا کہ ازدی نے جو چاہا ہے وہی ہے ، اور یعقوب بن ابی شیبہ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے ۔ دیکھیں لسان المیزان (217/6) ۔

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر (266/2) میں بھی اسے ذکر کرنے کے بعد کہا کے ہے اس کی سند میں ایک مجہول شخص ہے ، اور حافظ ابن حجر کا اس آدمی سے مقصد بھی آل حاطب کا ایک شخص ہے ۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی التوسل والوسیلۃ میں اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ : اس کا جھوٹ اور کذب ظاہر اور دین اسلام کے خلاف ہے ، کیونکہ جس نے ایمان کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور مومن ہی مرا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شمار ہوا اور خاص کر اگر وہ ان کی طرف ہجرت کرنے اوران کے ساتھ جہاد کرنے والوں میں سے ہوا ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ صحیح اور ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے صحابہ پر سب وشتم نہ کرو ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرو تو پھر بھی ان کے ایک مد اور نہ ہی آدھے مد تک پہنچ سکتے ہو ۔ صحیح بخاری و مسلم ۔

توصحابہ کرام کے بعد واجبی اموراور فرائض مثلا حج ، جہاد ، اورپانچ نمازوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود جیسے پر عمل کرنے والا بھی صحابہ کرام جیسا نہیں ہوسکتا توپھرایک ایسا عمل جوکہ مسلمانوں کے اتفاق سے واجب بھی نہیں بلکہ جس عمل کے لیے سفر بھی مشروع نہیں بلکہ ممنوع ہے پر عمل کرنے والا شخص صحابہ اکرام جیسا کیسے ہوسکتا ہے ؟

لیکن مسجد نبوی اور مسجد اقصی کی طرف نماز کے لیے سفر کرنا مستحب ہے اوراسی طرح حج کے لیے کعبہ جانا واجب ہے ، توجوبھی یہ مستحب اورواجب سفر کرتا ہے وہ بھی کسی صحابی کی طرح نہیں ہوسکتا جس نے اپنی زندگی میں یہ سفر کیا تھا تواب ایک ایسا سفر جوکہ ممنوع سفر ہے اس کے کرنے والا کیسے ہوگا ؟ ۔ دیکھیں التوسل والوسیلۃ (134) ۔

اور صفحہ (133) میں لکھتے ہیں کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کے بارہ میں جتنی بھی احادیث وارد ہیں وہ سب کی سب ضعیف ہیں جن پر دینی امورمیں سے کسی پر بھی اعتماد نہیں کیا جاسکتا ۔

لھذا اسی لیے ان روایات کوصحاح اورسنن میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کیا بلکہ انہیں روایت کرنے والے وہ ہیں جوضعیف احادیث کوروایت کرتے ہیں مثلا دار قطنی اوربزار وغیرہ ۔

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کوباطل قرار دے کر اس کی علت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ پہلی علت یہ ہے کہ اس میں راوی کا نام بیان نہیں ، اورھارون ابی قزعۃ کوضعیف قرار دیا ، اورتیسری علت یہ بیان کی ہے کہ اس میں اختلاف اوراضطراب پایا جاتا ہے ۔

پھر علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : اجمالی طور پر یہ حدیث واھی الاسناد ہے ۔ دیکھیں الضعیفۃ حدیث نمبر (1021) ۔

اورایک جگہ پر علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں :

اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اوران جیسا عقیدہ رکھنے والی سلفی حضرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت سے منع کرتے ہیں ، تویہ کذب اورافتراء ہے اور شیخ الاسلام اور سلفیوں پر یہ کوئی پہلا الزام اور جھوٹ نہیں ۔

جس نے بھی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کے کتب کا مطالعہ کیا ہے وہ اس بات کا بخوبی علم رکھتا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت مشروع قرار دی ہے لیکن ایک شرط لگائی ہے کہ اگر اس زیارت میں مخالفات شرعیہ اوربدعات نہ پائی جائیں ، مثلا قبر کی زیارت کرنے کی نیت سے رخت سفر باندھنا ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی طور پر فرمان ہے :

(تین مساجد کے علاوہ کسی اورکی طرف سفر نہیں کیا جاسکتا)

تواس حدیث میں مستثنی صرف مساجد ہی نہیں جیسا کہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں بلکہ ہر اس جگہ کا استثناء ہے جس سے اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنے کا مقصد ہوچاہے وہ مسجد ہویا قبر وغیرہ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں جس میں ہے کہ :

میں بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ملا توانہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے جواب دیا طور سے ، تووہ کہنے لگے کہ اگر جانے سے پہلے تم ملتے تووہاں نہ جاتے ! میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے ، تین مسجدوں کے علاوہ کسی اورکی طرف سواریاں تیار نہ کی جائیں ۔

مسند احمد وغیرہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۔

تو یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ صحابہ کرام اس حدیث سے عموم ہی سمجھے تھے ، اور اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ کسی بھی صحابی سے یہ ثابت نہیں کہ اس نے کسی قبر کی زیارت کے لیے سفر کیا ہو ، تو اس مسئلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کے سلف بھی وہی صحابہ ہیں ، تو جو بھی شیخ الاسلام پر طعن کرتا ہے وہ اصل میں سلف صالحین رضی اللہ تعالی عنھم پر طعن کرتا ہے ۔

اور کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے اللہ تعالی اس پر رحم کرے :

سلف کی اتباع میں ہی ہر قسم کی خیر و بھلائی ہے اور ہر خلف کی اتباع میں شر ہی شر ہے ۔ انتھی ۔ دیکھیں سلسلۃ احادیث الضعیفۃ حدیث نمبر (47)

خلاصہ :

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی غرض و نیت سے سفر کرنا اس حدیث کی بنا پر حرام اور بدعت ہے جس میں تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور جگہ پر عبادت کی غرض سے سفر کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے ۔

لیکن جو شخص مدینہ میں ہے اس کے لیے قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت صحیح اور مشروع ہے اور اسی طرح مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھنے کی غرض سے سفر کرنا عبادت اور اللہ تعالی کے قرب اور اطاعت کا باعث ہے ۔

غلطی اور اشکال اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ان دونوں کے درمیان فرق کو سمجھا نہ جائے کہ مشروع کیا چیز اور ممنوع کیا ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .